فتنہ دجال سے بچنے کی تلقین اور اس کا طریق

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍ اگست ۱۹۸۲ء بمقام کوپن ہیگن ڈنمارک کا خلاصہ)
(نوٹ: خطبہ کا متن دستیاب نہیں ہو سکا)

۱۳ اگست ۱۹۸۲ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے سورۃ الکہف کی آیات کی روشنی میں دجال کے فتنہ، اس کی ہلاکت آفرینی اور اس سے بچنے کے طریق پر انگریزی زبان میں پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ الکہف کے پہلے رکوع کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَی الۡاَرۡضِ زِیۡنَۃً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَیُّهُمۡ اَحۡسَنُ
عَمَلًا ﴿۸﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَیۡهَا صَعِیۡدًا جُرُزًا ﴿۹﴾ اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ
اَصۡحٰبَ الۡکَهۡفِ وَ الرَّقِیۡمِ ۙ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۱۰﴾ اِذۡ اَوَی
الۡفِتۡیَۃُ اِلَی الۡکَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً وَّ هَیِّئۡ
لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ﴿۱۱﴾ (الکہف: ۸-۱۱)

ترجمہ: یقیناً ہم نے جو کچھ زمین پر ہے اس کے لیے زینت کے طور پر بنایا ہے تا کہ ہم

انہیں آزمائیں کہ ان میں سے کون بہترین عمل کرنے والا ہے۔اور یقیناً ہم جو کچھ اس پر ہے اسے خشک بنجر مٹی بنادیں گے۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ غاروں والے اورتحریروں والے ہمارے نشانات میں سے ایک عجب تر نشان تھے؟ جب چند نو جوانوں نے ایک غار میں پناہ لی تو انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملے میں ہمیں ہدایت عطا کر۔

حضور نے واضح فرمایا کہ سورۃ الکہف وہ سورۃ ہے جس میں ابتدائی عیسائیوں کی تکالیف اور کس مپرسی کا، پھر ان کے عروج وزوال کا، درمیان میں اسلام اور مسلمانوں کی غالب آنے کا، پھر مسلمانوں کے زوال پذیر ہونے کے بعد عیسائیوں کے از سرنو عروج پکڑنے کا اور بالآخر ان کے نیست و نابود ہونے کے بعد اسلام کے دوبارہ غالب آنے کا ذکر ہے۔اس سورۃ کا تعلق عیسائیوں کے ابتدائی زمانہ سے بھی اور اس آخری زمانہ سے بھی ہے جس میں انہوں نے ایک دفعہ پھر عروج حاصل کر کے صفحہ ہستی سے نابود ہو جانا ہے اور اس کی جگہ اسلام نے دائمی طور غالب آنا ہے۔

حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا کہ پھر سورۃ الکہف ہی وہ سورۃ ہے جس کا تعلق عروج دجال سے بھی ہے ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے خروج دجال کی خبر دی اور اس کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلنے والی تباہی سے ڈرایا تو صحابہؓ نے پوچھا اس تباہی سے بچنے کا طریق کیا ہے؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم سورۃ الکہف کی پہلی دس اور آخری دس آیات بکثرت پڑھا کرو۔تم دجال کے فتنہ سے محفوظ رہو گے۔اب نعوذ باللہ یہ آیات جنتر منتر کی طرح تو نہیں ہیں کہ محض ان کے پڑھنے سے ہی انسان دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ چونکہ اس سورۃ میں عیسائیوں کے عروج وزوال اور آخری زمانہ میں ان کے ذریعہ پھیلنے والے فتنہ کا ذکر ہے اور اسلام کے غالب آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے اور ان لوگوں کے اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے جن کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔اس لیے جو مسلمان وہ اوصاف اپنے اندر پیدا کریں گے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہیں گے۔

حضور نے فرمایا اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ سورۃ اس زمانہ کے لوگوں کے لیے اور بالخصوص ہمارے لیے اور ہم میں سے بھی ان لوگوں کے لیے جو مغربی ملکوں میں آکر آباد ہوئے ہیں، خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہ دانش اور روشنی کا ایک چارٹر ہے اس پر غور کریں اور اس میں پوشیدہ

حکمتوں کو تلاش کریں۔قرآن مجید کے معارف کبھی ختم نہیں ہو سکتے ۔ ناممکن ہے کہ انسان باریک سے باریک ذرہ کے خواص پر حاوی ہو سکیں۔ پھر وہ ایک آیت کے معانی اور اس کے معارف پر کیسے حاوی ہو سکتے ہیں؟

آخر میں حضور نے مغربی ملکوں میں رہنے والے احمدی احباب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ قرآن مجید پر غور کرنا شروع کریں گے یہ کبھی نہ ختم ہونے والا سفر ہے لیکن ایک بہت حیرت انگیز سفر ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا معین و مددگار ہو۔

یہ پر معارف خطبہ ۲ بجکر دس منٹ پر ختم ہوا۔اس کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوپن ہیگن سے ہمبرگ جانے کے لیے روانہ ہو گئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳/اکتوبر ۱۹۸۲ء)